آیات نمبر 9 تا 17 میں اللہ تعالیٰ کا مشرکین سے خطاب اور قوم نوح، عاد، ثمود اور دوسری قوموں کا تذکرہ کہ ہر قوم کا رسول اللہ کا ایک ہی پیغام لے کر آیا، ہر قوم نے اپنے رسول کو ماننے سے انکار کیا اور معجزہ طلب کیا اور ہر دفعہ رسول اور اس کے ماننے والے کامیاب ہوئے اور منکرین نے اس دنیا میں بھی عذاب کا مزہ چکھا اور آخرت میں بھی سخت عذاب دیا جائے گا

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ۬ۛ کیا تمہیں ان لوگوں کے حالات نہیں پہنچے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں جیسے قوم نوح، عاد اور ثمود وَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۛؕ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اور ان کے بعد آنے والی دوسری قومیں جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْۤا اَيْدِيَهُمْ فِيْۤ اَفْوَاهِهِمْ وَ قَالُوْۤا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَ اِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَاۤ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝۹ ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے تو انہوں نے اپنے ہاتھ ان کے منہ پر رکھ دیئے اور کہنے لگے کہ جو احکام تم لائے ہو ہم اس کا انکار کرتے ہیں اور جس دین کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو ہم اس کے بارے میں تردّد انگیز شک میں پڑے ہوئے ہیں قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ ان کے رسولوں نے کہا کہ کیا تمہیں اس اللہ کے بارے میں شک ہے، جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ يُؤَخِّرَكُمْ اِلٰۤى

اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وہ تو تمہیں اپنی طرف اس لئے بلا رہا ہے تا کہ تمہارے گناہ معاف
کر دے اور تمہیں اس دنیا میں ایک مدتِ مقرر تک کے لئے مہلت عطا کر دے
قَالُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ ان کی قوم نے کہا کہ تم تو ہمارے ہی جیسے
انسان ہو تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ
مُّبِيْنٍ ۝۱۰ تمہارا مقصد یہ ہے کہ ہمیں ان معبودوں سے روک دو جن کی پرستش
ہمارے باپ دادا کیا کرتے تھے سو تم ہمارے سامنے کوئی صاف وصریح معجزہ پیش کرو
قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى
مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ ان کے رسولوں نے ان سے کہا کہ بیشک ہم تمہاری ہی
طرح کے آدمی ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان فرماتا ہے
اور اسے اپنا رسول بنالیتا ہے وَ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ
اور یہ ہمارے اختیار میں نہیں کہ ہم اللہ کے حکم کے بغیر کوئی معجزہ تمہارے سامنے
پیش کر سکیں وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۱ اور مومنوں کو اللہ ہی پر
بھروسہ کرنا چاہئے وَ مَا لَنَاۤ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَ قَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ اور
ہم اللہ پر کیوں بھروسہ نہ کریں جبکہ اس ہی نے ہمیں ہدایت وکامیابی کی راہیں دکھائی
ہیں وَ لَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَاۤ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ اور جو اذیتیں تم ہمیں دے رہے ہو ہم ان پر
بھی صبر ہی کریں گے وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝۱۲ ع رکوع [۲] توکل کرنے
والوں کو اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیے وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ

لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ اور ان کافروں نے اپنے رسولوں سے یہ بھی کہا کہ یا تو تم ہماری ملّت میں واپس چلے آؤ وگرنہ ہم تمہیں اپنی سرزمین سے باہر نکال دیں گے فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۳ تب ان کے رب نے ان رسولوں کی طرف وحی بھیجی کہ ہم ان ظالموں کو ضرور ہلاک کردیں گے وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ اور ان کی ہلاکت کے بعد ہم اس سرزمین میں تمہیں آباد کردیں گے ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ۝۱۴ اور یہ وعدہ ہر اس شخص کے لئے ہے جو ہمارے حضور میں جوابدہی کے لئے کھڑے ہونے سے ڈرتا ہو اور ہمارے وعدہ عذاب کا خوف رکھتا ہو وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝۱۵ اور فریقین یعنی رسول اور کافر فیصلہ کی خواہش کرنے لگے اور پھر ہر سرکش اور ضدی نامراد ہلاک ہوا مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ۝۱۶ پھر اس دنیاوی سزا کے بعد ان کے لئے جہنم ہے جہاں انہیں پیپ دار پانی پلایا جائے گا يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ جسے وہ بمشکل ایک ایک گھونٹ پیئے گا لیکن اسے حلق سے نیچے نہ اتار سکے گا، اسے ہر طرف سے موت آتی ہوئی معلوم ہوگی لیکن وہ مر بھی نہ سکے گا وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ۝۱۷ پھر اس کے بعد اس سے بھی زیادہ سخت عذاب ہوگا

آیات نمبر 18 تا 27 میں روز قیامت کفار و مشرکین کے انجام کا بیان، کمزور لوگ اور ان کے سردار ایک دوسرے پر لعنت کریں گے۔ شیطان بھی اپنی پیروی کرنے والوں سے اعلان برأت کرے گا اور کہے گا کہ اس انجام کے تم خود ذمہ دار ہو۔ اس کے برعکس اہل ایمان جنت میں اللہ کی عطا کی ہوئی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ توحید اور شرک کے بارے میں ایک مثال۔ اللہ اہل ایمان کو اس دنیا میں بھی ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی ثابت قدم رکھے گا

مَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ﹰاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ یَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ جن لوگوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کا رویہ اختیار کیا ہے ان کے نیک اعمال کی مثال راکھ کے ڈھیر جیسی ہے جسے آندھی کے دن تیز ہوا اڑا کر لے جائے لَا یَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰی شَیْءٍ ؕ جو کچھ انھوں نے دنیا میں اپنے نیک اعمال کے ذریعے کمایا ہو گا ان میں سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہ آئے گا ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ ﴿۱۸﴾ یہ ان کی انتہا درجے کی گمراہی ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ کیا تم غور نہیں کرتے کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو خاص مصلحت کے ساتھ بامقصد پیدا کیا ہے اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَ یَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۹﴾ وہ اگر چاہے تو تم سب کو فنا کر دے اور تمہاری جگہ ایک نئی مخلوق لے آئے وَّ مَا ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ﴿۲۰﴾ اور ایسا کرنا اللہ کے لئے کچھ دشوار نہیں ہے وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِیْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ اور قیامت کے دن جب سب لوگ اللہ کے سامنے پیش ہوں گے تو کمزور لوگ اپنے متکبر سرداروں سے کہیں گے کہ دنیا میں ہم تمہارے کہنے پر عمل کرتے تھے تو کیا آج تم اللہ کے عذاب میں سے کچھ تھوڑا سا حصہ ہم پر سے ہٹا سکتے ہو قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ

لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ وہ جواب دیں گے کہ اگر اللہ نے ہمیں نجات کی کوئی راہ دکھائی ہوتی تو ہم بھی ضرور تمہیں دکھا دیتے سَوَآءٌ عَلَيْنَاۤ اَجَزِعْنَاۤ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾ رکوع [۳] اب تو خواہ آہ وزاری کریں یا صبر کریں ہمارے لئے دونوں برابر ہیں، بہر حال ہمارے لئے یہاں سے بچ نکلنے کی کوئی صورت نہیں ہے وَ قَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَ وَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ اور جب سب باتوں کا فیصلہ ہو چکے گا تو شیطان کہے گا کہ بے شک اللہ نے تم سے جو وعدے کئے تھے وہ سب سچے تھے اور میں نے تم سے جو وعدے کئے تھے وہ سب جھوٹے تھے وَ مَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّاۤ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ میرا تم پر کوئی زور تو نہیں تھا مگر صرف اتنی بات تھی کہ میں نے تم کو اپنی طرف بلایا اور تم نے میرا کہنا مان لیا فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَ لُوْمُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ سو اب تم مجھے ملامت نہ کرو، اپنے آپ ہی کو ملامت کرو مَاۤ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَ مَاۤ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ یہاں نہ میں تمہاری فریاد رسی کر سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَاۤ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اس سے پہلے جو تم مجھے اللہ کا شریک ٹھہراتے رہے ہو بیشک میں اس سے بری الذمہ ہوں اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾ بلاشبہ ظلم کرنے والوں کے لئے بڑا ہی دردناک عذاب ہے وَ اُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ اور اس کے برخلاف جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے انہیں جنت کے ایسے باغات میں داخل کیا جائے گا جن میں نہریں بہ رہی ہیں، وہ اپنے رب کے حکم سے ہمیشہ ان

میں رہیں گے تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿٢٣﴾ وہاں ایک دوسرے کے لئے ان کی یہی دعا ہو گی

کہ تم پر سلامتی ہو اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ

اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿٢٤﴾ اے پیغمبر (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم)! کیا آپ نے غور نہیں کیا

کہ اللہ نے کلمہ طیبہ کی کیسی مثال بیان فرمائی ہے، وہ ایک پاکیزہ درخت کی مانند ہے جس کی

جڑ خوب مضبوط اور شاخیں آسمان تک بلند ہوں کلمہ طیبہ سے مراد توحید اور اس پر مبنی

عقائد و نظریات ہیں تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وہ اپنے رب کے حکم سے ہر

وقت پھل دے رہا ہو وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٥﴾

اللہ لوگوں کے لئے مثالیں اس لیے بیان کرتا ہے کہ وہ اچھی طرح سمجھ لیں وَمَثَلُ كَلِمَةٍ

خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ِۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿٢٦﴾ اور نا

پاک کلمہ کی مثال ایک ایسے خراب درخت کی سی ہے کہ اس کی جڑ کو کسی قسم کا جماؤ نہ ہو اور

جب چاہا زمین کے اوپر سے اکھاڑ پھینکا کلمۂ خبیثہ سے مراد کلمۂ شرک اور شرک و کفر پر مبنی

عقائد و نظریات ہیں يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ

الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ جو لوگ ایمان لائے، اللہ انہیں قول ثابت یعنی کلمہ طیبہ کی

برکت سے دنیا کی زندگی میں بھی ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی ثابت قدم رکھے

گا وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙۗ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ اور اللہ ظالموں کو گمراہی میں

بھٹکتا چھوڑ دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے ﴿٢٧﴾ رکوع [۴]

آیات نمبر 28 تا 34 میں سرداران قریش کو انتباہ کہ تمہیں اللہ نے نعمتیں عطا کیں تھیں لیکن شرک میں مبتلا کر کے تم نے اپنی قوم کو ہلاکت میں ڈال دیا۔ اہل ایمان کو نماز کا اہتمام کرنے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی تلقین۔ اللہ کے بنائے ہوئے نظام کائنات اور اس کی عطا کی ہوئیں نعمتوں کا تذکرہ۔

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ بَدَّلُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ كُفۡرًا وَّ اَحَلُّوۡا قَوۡمَهُمۡ دَارَ الۡبَوَارِ ﴿۲۸﴾ اے پیغمبر (ﷺ)! کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمتوں اور احسانات کا بدلہ ناشکری سے دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کی منزل تک پہنچادیا

جَهَنَّمَ ۚ يَصۡلَوۡنَهَا ؕ وَ بِئۡسَ الۡقَرَارُ ﴿۲۹﴾ یعنی جہنم جس میں وہ سب داخل ہوں گے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے

وَ جَعَلُوۡا لِلّٰهِ اَنۡدَادًا لِّيُضِلُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِهٖ ؕ اور ان لوگوں نے اللہ کے لئے کچھ مقابل و ہمسر ٹھہرا لئے ہیں تاکہ اپنی قوم کو اللہ کی راہ سے بھٹکائیں

قُلۡ تَمَتَّعُوۡا فَاِنَّ مَصِيۡرَكُمۡ اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾ آپ کہہ دیجئے کہ تم چند روز فائدہ اٹھالو پھر بالآخر تمہیں جہنم ہی کی طرف واپس لوٹنا ہے

قُلۡ لِّعِبَادِىَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا يُقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَ يُنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِىَ يَوۡمٌ لَّا بَيۡعٌ فِيۡهِ وَ لَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾ اے پیغمبر (ﷺ)! میرے جو بندے ایمان لائے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ نماز قائم کریں اور جو کچھ مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ خیرات کرتے رہیں قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ کسی طرح کی خرید و فروخت ہو سکے گی اور نہ

کوئی دوستی کام آسکے گی اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ مِنَ
السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وہ اللہ ہی تو ہے جس نے
آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان کی جانب سے پانی برسایا پھر اس پانی سے
تمہارے لئے طرح طرح کے پھل بطور رزق پیدا کئے وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ
لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾ وہی تو ہے جس نے
تمہارے لئے کشتیوں سے فائدہ اٹھانا ممکن بنایا کہ وہ اس کے حکم سے سمندر میں چلتی
ہیں اور اسی نے تمہارے لئے دریاؤں سے فائدہ اٹھانا ممکن بنا دیا وَ سَخَّرَ لَكُمُ
الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ دَآىِٕبَيْنِ ۚ اس نے سورج اور چاند کو تمہارے فائدہ کے لئے
کام میں لگا دیا جو ہمیشہ اپنے مدار میں چلتے رہتے ہیں وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَ
النَّهَارَ ﴿۳۳﴾ اور تمہارے فائدہ کے لئے دن اور رات کا نظام بنا دیا وَ اٰتٰىكُمْ مِّنْ
كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ اور تمہیں ہر اس چیز میں سے عطا کیا جو تم نے طلب کی وَ اِنْ
تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو کبھی نہیں
کرسکتے اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾ رکوع [۵] حقیقت یہی ہے کہ انسان بڑا
ہی بے انصاف اور ناشکرا ہے

آیت نمبر 35

آیات نمبر 35 تا 41 میں وضاحت کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو مکہ کی اس بے آب وگیاہ وادی میں اللہ کے گھر کے پاس اس لئے بسایا تھا کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور بتوں کی عبادت سے محفوظ رہ سکیں لیکن قریش نے جنہیں ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہونے کا دعویٰ ہے، بتوں کی پرستش شروع کردی۔

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّ اجْنُبْنِيْ وَ بَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿٣٥﴾ اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب ابراہیم علیہ السلام نے اللہ سے دعا کی تھی کہ اے میرے رب! اس شہر مکّہ کو امن کی جگہ بنادے اور مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی پرستش سے ہمیشہ بچائے رکھنا رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَ مَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٦﴾ اے میرے رب! بے شک ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کرڈالا ہے پس جس نے میری پیروی کی تو وہ میرا ساتھی ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی تو بیشک تو بڑا بخشنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے رَبَّنَاۤ اِنِّيْۤ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْۤ اِلَيْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٧﴾ اے ہمارے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد کو ایک بے آب وگیاہ میدان میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس لاکر بسادیا ہے، اے ہمارے رب! تاکہ وہ نماز قائم رکھیں، پس دوسرے لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کردے

اور انہیں ہر طرح کے پھلوں کا رزق عطا فرما، تاکہ وہ تیرا شکر بجالاتے رہیں رَبَّنَآ

اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَ مَا نُعْلِنُ ؕ اے ہمارے رب! بے شک ہم جو کچھ

چھپاتے ہیں یا ظاہر کرتے ہیں تو سب کچھ جانتا ہے وَ مَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ

فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾ اور آسمانوں یا زمین کی کوئی چیز بھی اللہ سے پوشیدہ

نہیں ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اللہ

کا شکر ہے جس نے مجھے بڑھاپے میں اسمٰعیل اور اسحٰق عطا فرمائے اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ

الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾ بلاشبہ میرا رب اپنے بندوں کی دعائیں خوب سننے والا ہے رَبِّ

اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ اے میرے

رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم رکھنے والے بنا، اے ہمارے رب! میری دعا

قبول فرما رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾

اے ہمارے رب! جس دن حساب و کتاب قائم ہو تو مجھے، میرے والدین کو اور سب

ایمان والوں کو اپنے فضل و کرم سے بخش دینا یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ختم ہو گئی

رکوع [۶]

آیات نمبر 42 تا 52 میں وضاحت کہ یہ منکرین جو کچھ کر رہے ہیں اللہ اس سے بے خبر نہیں ہے۔ روز قیامت منکرین خواہش کریں گے کہ ہمیں کچھ مہلت اور دی جائے تو ہم رسولوں کی پیروی کریں گے۔ انہوں نے رسولوں کے خلاف تمام کوششیں کر دیکھیں لیکن آخر کار اللہ کے رسول ہی کامیاب ہوتے ہیں۔ روز قیامت مجرم زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے اور ان کے چہروں کو آگ نے ڈھانپ رکھا ہو گا۔ لوگوں کے لئے انتباہ کہ معبود ایک ہی ہے تاکہ لوگ جان لیں اور دانشمند لوگ نصیحت حاصل کریں۔

وَ لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ؕ۬ اے پیغمبر (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم)! یہ ظالم لوگ جو کچھ کر رہے ہیں اس سے اللہ کو کبھی غافل نہ سمجھنا اِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ فِیْهِ الْاَبْصَارُ ۙ﴿۴۲﴾ وہ تو فقط انہیں اس دن تک کے لئے مہلت دے رہا ہے جس دن نگاہیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی مُهْطِعِیْنَ مُقْنِعِیْ رُءُوْسِهِمْ لَا یَرْتَدُّ اِلَیْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ یہ سب لوگ سر اوپر اٹھائے ہوئے میدان قیامت کی طرف دوڑ رہے ہوں گے ان کی نگاہیں خود انکی طرف بھی نہ لوٹ سکیں گی وَ اَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ؕ﴿۴۳﴾ اور خوف کی وجہ سے ان کے دل عقل و فہم سے بالکل خالی ہوں گے وَ اَنْذِرِ النَّاسَ یَوْمَ یَاْتِیْهِمُ الْعَذَابُ فَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَاۤ اَخِّرْنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَ نَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اے پیغمبر (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم)! آپ لوگوں کو اس دن سے ڈرائیں جب ان پر عذاب آپہنچے گا، اس دن ظالم لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہمیں تھوڑی سے مدت

کے لئے اور مہلت عطا کر دے تو ہم تیری دعوت بھی قبول کر لیں گے اور رسولوں
کی پیروی بھی کریں گے اَوَ لَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ
زَوَالٍ﴿۴۴﴾ انہیں جواب دیا جائے گا کہ کیا تم اس سے پہلے قسمیں نہیں کھایا کرتے
تھے کہ ہمیں کبھی زوال نہیں آئے گا وَّ سَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ وَ تَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَ ضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ﴿۴۵﴾
حالانکہ تم ان ہی لوگوں کی چھوڑی ہوئی بستیوں میں رہتے تھے جنہوں نے اپنی زندگی
میں اپنی جانوں پر ظلم کیا اور تم یہ بھی جانتے تھے کہ ہم نے ان لوگوں کے ساتھ کیا
سلوک کیا تھا اور ہم نے تمہیں سمجھانے کے لئے طرح طرح کی مثالیں بھی بیان کر
دی تھیں وَ قَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَ اِنْ كَانَ
مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ﴿۴۶﴾ اور ان ظالموں نے اپنی طرف سے بڑی بڑی
چالیں چلی تھیں لیکن اللہ کے پاس ان کی ہر چال کا توڑ موجود تھا، اگرچہ ان کی چالیں
ایسی غضب کی تھیں کہ پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہل جائیں فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ
مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ پس اے پیغمبر (ﷺ)! ہرگز یہ گمان نہ کرنا کہ اللہ اپنے
رسولوں سے کیے ہوئے وعدے پورے نہیں کرے گا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو
انْتِقَامٍ﴿۴۷﴾ یقیناً اللہ بڑا زبردست اور پورا انتقام لینے والا ہے يَوْمَ تُبَدَّلُ
الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَ السَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴿۴۸﴾ جس
دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور سب آسمان بھی بدل دیئے جائیں

گے اور سب لوگ اس اللہ کے سامنے پیش ہوں گے جو اکیلا اور سب پر غالب ہے وَ تَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿۴۹﴾ اور اس دن آپ مجرموں کو زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھیں گے سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ تَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾ ان کے لباس گندھک کے ہوں گے اور آگ نے ان کے چہروں کو ڈھانپ رکھا ہو گا لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾ یہ اس لیے ہو گا کہ اللہ ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دے، بیشک اللہ کو حساب کرتے کچھ دیر نہیں لگتی هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْۤا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ یہ قرآن لوگوں کے لئے ایک پیغام ہے تاکہ اس کے ذریعے انہیں خبردار کر دیا جائے اور وہ جان لیں کہ حقیقت میں معبود بس ایک ہی ہے اور یہ کہ دانش مند لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں ﴿۵۲﴾ ع

رکوع [۷]

15: سورۃ الحجر

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	مکی / مدنی	تعداد رکوع	آیات	پارہ شمار	نام پارہ
15	سُوْرَةُ الْحِجْر	مکی	6	99	13 14	وَمَآ اُبَرِّئُ، رُبَمَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آیات نمبر 1 تا 15 میں رسول اللہ کو تسلی کہ یہ قرآن خود معجزہ ہے، اس کے بعد کسی اور معجزہ کی ضرورت نہیں، جو لوگ آج اسے جھٹلا رہے ہیں، کل اپنے رویہ پر افسوس کریں گے۔ ہر قوم کی ہلاکت کا ایک وقت مقرر ہے۔ یہ لوگ فرشتوں کا مطالبہ کرتے ہیں، فرشتے تو اللہ کا فیصلہ لے کر ہی آتے ہیں، پھر کسی کو مہلت نہیں ملتی۔ یہ لوگ قرآن کی تکذیب کرتے ہیں تو اس سے پہلے لوگ بھی رسولوں کی تکذیب کرتے رہے ہیں۔ یہ لوگ گمراہی میں اتنی دور جا چکے ہیں کہ کوئی بڑے سے بڑا معجزہ بھی انہیں قائل نہیں کر سکتا

الٓرٰ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿١﴾ الف، لام، را (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں)، یہ کتاب الٰہی اور روشن قرآن کی آیات ہیں۔

رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَوۡ کَانُوۡا مُسۡلِمِیۡنَ ۝۲ ایک وقت آنے والا ہے کہ جب کفار بھی یہ تمنا کریں گے کہ کاش ہم مسلمان ہوتے ذَرۡہُمۡ یَاۡکُلُوۡا وَ یَتَمَتَّعُوۡا وَ یُلۡہِہِمُ الۡاَمَلُ فَسَوۡفَ یَعۡلَمُوۡنَ ۝۳ اے پیغمبر (ﷺ) ! آپ کافروں کو ان کے حال پر چھوڑ دیجئے، وہ کھاتے پیتے رہیں اور عیش کرتے رہیں اور لمبی چوڑی امیدیں انہیں آخرت سے غافل کئے رکھیں، عنقریب انہیں اپنا انجام معلوم ہو جائے گا وَ مَاۤ اَہۡلَکۡنَا مِنۡ قَرۡیَۃٍ اِلَّا وَ لَہَا کِتَابٌ مَّعۡلُوۡمٌ ۝۴ ہم نے جس بستی کو بھی ہلاک کیا تو اس کی ہلاکت کے لئے ایک مقررہ وقت پہلے سے لکھا ہوا تھا مَا تَسۡبِقُ مِنۡ اُمَّۃٍ اَجَلَہَا وَ مَا یَسۡتَاۡخِرُوۡنَ ۝۵ اور جب کسی بھی قوم کی ہلاکت کا وقت آجائے تو نہ ایک لمحہ آگے ہو سکتا ہے اور نہ ایک لمحہ پیچھے وَ قَالُوۡا یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡ نُزِّلَ عَلَیۡہِ الذِّکۡرُ اِنَّکَ لَمَجۡنُوۡنٌ ۝۶ یہ کافر آپ سے کہتے ہیں کہ "اے وہ شخص جو یہ دعوٰی کرتا ہے کہ اس پر قرآن نازل ہوا ہے، بے شک تو دیوانہ ہے" لَوۡ مَا تَاۡتِیۡنَا بِالۡمَلٰٓئِکَۃِ اِنۡ کُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِیۡنَ ۝۷ اور یہ کہتے ہیں کہ "اگر تو اپنے دعوٰی میں سچا ہے تو ہمارے سامنے فرشتوں کو کیوں نہیں لے آتا؟" مَا نُنَزِّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃَ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَ مَا کَانُوۡۤا اِذًا مُّنۡظَرِیۡنَ ۝۸ اور ہم فرشتوں کو تو صرف آخری فیصلہ کے وقت عذاب کے نفاذ کے لئے ہی نازل کرتے ہیں اور پھر اس بعد کسی کو ایک لمحہ کی مہلت نہیں دی جاتی اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ ۝۹ بے شک ہم ہی نے یہ قرآن نازل کیا ہے اور یقیناً

ہم ہی اس کے محافظ ہیں -- جب کہ اس سے پچھلی کتابوں مثلاً تورات کی حفاظت کا ذمہ بنی اسرائیل کے انبیاء اولیاء اور علماء کو قرار دیا گیا تھا۔[بنی اسرائیل کے انبیاء، اولیاء اور علماء جو اللہ کے فرمانبردار بندے تھے یہود کو اسی تورات کے مطابق حکم دیا کرتے تھے ، کیونکہ ان کو اس کتاب کی حفاظت کا ذمہ دار قرار دیا گیا تھا اور وہ اس کتاب کے نگہبان تھے 5:44]

وَ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ فِیۡ شِیَعِ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۱۰﴾ اور بیشک ہم آپ سے قبل پہلی امتوں میں بھی رسول بھیج چکے ہیں

وَ مَا یَاۡتِیۡهِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۱۱﴾ آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا کہ اُن کے پاس کوئی رسول آیا ہو اور انہوں نے اس کا مذاق نہ اڑایا ہو

كَذٰلِكَ نَسۡلُكُهٗ فِیۡ قُلُوۡبِ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۱۲﴾ اور گذشتہ لوگوں کی طرح رسولوں کی تکذیب کرنا ہم اِن مجرموں کے دل میں بٹھا دیتے ہیں

لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ وَ قَدۡ خَلَتۡ سُنَّةُ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۱۳﴾ اس وجہ سے یہ لوگ بھی ایمان نہیں لائیں گے اور حقیقت یہی ہے کہ پچھلی قوموں کی بھی یہی روش چلی آ رہی ہے

وَ لَوۡ فَتَحۡنَا عَلَیۡهِمۡ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوۡا فِیۡهِ یَعۡرُجُوۡنَ ﴿۱۴﴾ لَقَالُوۡۤا اِنَّمَا سُكِّرَتۡ اَبۡصَارُنَا بَلۡ نَحۡنُ قَوۡمٌ مَّسۡحُوۡرُوۡنَ اگر ہم ان پر آسمان کا ایک دروازہ بھی کھول دیں اور یہ اس کے ذریعہ آسمان پر چڑھ بھی جائیں، تب بھی وہ یہی کہیں گے کہ ہماری نظر بندی کر دی گئی ہے بلکہ ہم سب لوگوں پر جادو کر دیا گیا ہے ﴿۱۵﴾ رکوع[۱]

آیات نمبر 16 تا 25 میں عقل والوں کے لئے آسمانوں اور زمین میں اللہ کی نشانیوں کا تذکرہ، نیز یہ کہ اللہ کے پاس ہر چیز کے خزانے موجود ہیں لیکن وہ اسے اپنی حکمت کے مطابق ایک معین مقدار میں اتارتا ہے۔ اللہ ہی زندگی دیتا ہے، وہی موت دیتا ہے اور وہی ہر چیز کا وارث ہے۔ وہ ان کو بھی جانتا ہے جو پہلے گزر چکے ہیں اور انہیں بھی جانتا ہے جو ابھی آنے والے ہیں۔

وَ لَقَدْ جَعَلْنَا فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ زَیَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِیْنَ ﴿۱۶﴾ بے شک ہم نے آسمان میں بہت سے برج بنائے ہیں اور دیکھنے والوں کے لئے انہیں آراستہ کر دیا ہے

وَ حَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ﴿۱۷﴾ اور ہم نے انہیں ہر شیطان مردود سے محفوظ کر دیا ہے

اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۸﴾ ہاں اگر کوئی شیطان چوری چھپے کچھ سننا چاہے تو ایک دہکتا ہوا شعلہ اس کا پیچھا کرتا ہے

وَ الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَیْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ وَ اَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾ اور ہم ہی نے زمین کو پھیلا کر ہموار سطح بنایا اور اس میں بھاری پہاڑوں کے لنگر ڈال دیئے اور اس میں ہر چیز ایک مناسب اور معین مقدار میں اُگائی

وَ جَعَلْنَا لَكُمْ فِیْهَا مَعَایِشَ وَ مَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِیْنَ ﴿۲۰﴾ اور ہم نے زمین میں تمہاری معیشت کے سامان بھی پیدا کئے اور ان جانداروں کے لئے بھی جن کو تم رزق نہیں دیتے انہیں بھی ہم ہی رزق دیتے ہیں

وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآىِٕنُهٗ وَ مَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۱﴾ اور کوئی چیز ایسی نہیں جس کے خزانے

ہمارے پاس موجود نہ ہوں مگر ہم اسے ایک مخصوص اور مناسب مقدار کے ساتھ ہی
نازل کیا کرتے ہیں وَ اَرۡسَلۡنَا الرِّیٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
فَاَسۡقَیۡنٰکُمُوۡہُ ۚ وَ مَاۤ اَنۡتُمۡ لَہٗ بِخٰزِنِیۡنَ ﴿۲۲﴾ اور ہم بادلوں سے لدی ہوئی
ہوائیں بھیجتے ہیں پھر ہم ہی آسمان سے پانی نازل کرتے ہیں پھر وہ پانی تمہیں پلاتے ہیں
اور تم اس پانی کا اس قدر ذخیرہ نہیں رکھ سکتے تھے وَ اِنَّا لَنَحۡنُ نُحۡیٖ وَ نُمِیۡتُ وَ
نَحۡنُ الۡوٰرِثُوۡنَ ﴿۲۳﴾ اور بلاشبہ ہم ہی زندگی عطا کرتے ہیں اور ہم ہی موت دیتے ہیں
اور بالآخر ہم ہی ہر چیز کے وارث ہیں وَ لَقَدۡ عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَقۡدِمِیۡنَ مِنۡکُمۡ وَ
لَقَدۡ عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَاۡخِرِیۡنَ ﴿۲۴﴾ ہم اُنہیں بھی جانتے ہیں جو تم سے پہلے گزر چکے
ہیں اور اُنہیں بھی جانتے ہیں جو تمہارے بعد آنے والے ہیں [★] وَ اِنَّ رَبَّکَ
ہُوَ یَحۡشُرُہُمۡ ؕ اِنَّہٗ حَکِیۡمٌ عَلِیۡمٌ یقیناً تمہارا رب قیامت کے دن ان سب کو
اپنے سامنے جمع کرے گا، بیشک وہ بڑی حکمت والا اور بڑے علم والا ہے ﴿۲۵﴾ ع رکوع [۲]

آیت نمبر 26

آیات نمبر 26 تا 48 میں آدم و ابلیس کا قصہ کہ جب ابلیس نے تکبر کیا اور اللہ کا حکم ماننے سے انکار کیا۔ اللہ کی ناراضگی کے بعد روز قیامت تک کی مہلت مانگی تا کہ اولاد آدم کو گمراہ کر سکے۔ اللہ کی طرف سے اعلان کہ جو لوگ تیری پیروی کریں گے ان سب کو جہنم میں ڈال دوں گا جبکہ پرہیز گار لوگ جنت میں ہوں گے۔ اس قصہ کے پس منظر میں قریش کو تنبیہ کہ تم لوگ اسی ابلیس کی پیروی کر رہے ہو اور آخر کار تمہارا انجام بھی جہنم ہو گا

وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾ ہم نے انسان کو سڑی ہوئی مٹی کے کھنکھناتے ہوئے سوکھے گارے سے پیدا کیا وَ الْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ اور اس سے پہلے ہم جنات کو آگ کی لپٹ سے پیدا کر چکے تھے وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾ وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں سڑی ہوئی مٹی کے کھنکھناتے ہوئے سوکھے گارے سے ایک بشر کو پیدا کرنے والا ہوں فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ﴿۲۹﴾ اور جب میں اس کی شکل و صورت کو مکمل اور درست کر کے اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اس کے آگے سجدے میں گر پڑنا فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰٓی اَنْ یَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۳۱﴾ پس جتنے فرشتے تھے سب کے سب سجدے میں گر پڑے سوائے ابلیس کے، جس نے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا قَالَ

يٰۤاِبۡلِيۡسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوۡنَ مَعَ السّٰجِدِيۡنَ ﴿۳۲﴾ اللہ نے فرمایا کہ اے ابلیس!
تجھے کیا ہوا کہ تونے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ نہ دیا؟ قَالَ لَمۡ اَكُنۡ لِّاَسۡجُدَ
لِبَشَرٍ خَلَقۡتَهٗ مِنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ﴿۳۳﴾ ابلیس نے جواب دیا کہ
مجھے یہ گوارا نہ ہوا کہ میں اس بشر کو سجدہ کروں جسے تونے سڑی ہوئی مٹی کے
کھنکھناتے ہوئے سوکھے گارے سے پیدا کیا ہے قَالَ فَاخۡرُجۡ مِنۡهَا فَاِنَّكَ
رَجِيۡمٌ ﴿۳۴﴾ اللہ نے فرمایا کہ تو یہاں سے نکل جا، کیونکہ بے شک تو مردود ہے وَّاِنَّ
عَلَيۡكَ اللَّعۡنَةَ اِلٰى يَوۡمِ الدِّيۡنِ ﴿۳۵﴾ اور بیشک قیامت کے دن تک کے لئے تجھ پر
لعنت ہے قَالَ رَبِّ فَاَنۡظِرۡنِىۡۤ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ ﴿۳۶﴾ ابلیس نے کہا کہ اے
میرے رب! پھر تو مجھے اس دن تک کے لئے مہلت دے جس دن سب لوگ زندہ کر
کے دوبارہ اٹھائے جائیں گے قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الۡمُنۡظَرِيۡنَ ﴿۳۷﴾ اِلٰى يَوۡمِ الۡوَقۡتِ
الۡمَعۡلُوۡمِ ﴿۳۸﴾ اللہ نے فرمایا کہ بے شک تجھے اس دن تک کے لئے مہلت دی جاتی ہے
جس کے آنے کا وقت ہمیں معلوم ہے قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَغۡوَيۡتَنِىۡ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمۡ فِى
الۡاَرۡضِ وَلَاُغۡوِيَنَّهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۳۹﴾ ابلیس نے کہا کہ اے میرے رب! کیونکہ
تونے مجھے سیدھے راستے سے بھٹکایا ہے، تو مجھے قسم ہے اب میں بھی دنیا کی زندگی کو
ان کے لئے انتہائی دل فریب بنادوں گا اور ان سب کو گمراہ کر کے رہوں گا اِلَّا
عِبَادَكَ مِنۡهُمُ الۡمُخۡلَصِيۡنَ ﴿۴۰﴾ سوائے تیرے ان بندوں کے جنہیں تونے ان
میں سے اطاعت کے لئے چن لیا ہو قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَىَّ مُسۡتَقِيۡمٌ ﴿۴۱﴾ اللہ

نے فرمایا کہ مجھ تک پہنچنے کا یہی سیدھا راستہ ہے کہ میری اطاعت اختیار کی جائے اِنَّ عِبَادِیۡ لَیۡسَ لَکَ عَلَیۡہِمۡ سُلۡطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الۡغٰوِیۡنَ ﴿۴۲﴾ بے شک جو میرے خاص بندے ہیں ان پر تیرا بس نہ چلے گا، تیرا بس تو صرف ان گمراہ لوگوں پر ہی چلے گا جو تیری پیروی اختیار کریں گے وَ اِنَّ جَہَنَّمَ لَمَوۡعِدُہُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۴۳﴾ اور بے شک ایسے سب لوگوں کے لئے جہنم کا وعدہ ہے لَہَا سَبۡعَۃُ اَبۡوَابٍ ؕ لِکُلِّ بَابٍ مِّنۡہُمۡ جُزۡءٌ مَّقۡسُوۡمٌ ﴿۴۴﴾ رکوع [۳] اس جہنم کے سات دروازے ہیں، ہر دروازے میں سے داخل ہونے کے لیے ان گمراہوں میں سے ایک گروہ مخصوص کر دیا گیا ہے اِنَّ الۡمُتَّقِیۡنَ فِیۡ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوۡنٍ ﴿۴۵﴾ بے شک پرہیز گار لوگ اس دن جنت کے باغات میں اور چشموں پر ہوں گے اُدۡخُلُوۡہَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِیۡنَ ﴿۴۶﴾ ان سے کہا جائے گا کہ داخل ہو جاؤ ان باغات میں سلامتی کے ساتھ وَ نَزَعۡنَا مَا فِیۡ صُدُوۡرِہِمۡ مِّنۡ غِلٍّ اِخۡوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیۡنَ ﴿۴۷﴾ ان کے دلوں میں جو کچھ باہمی رنجش اور کدورت ہو گی ہم اسے نکال دیں گے، وہ بھائیوں کی طرح آمنے سامنے مسندوں پر بیٹھے ہوں گے لَا یَمَسُّہُمۡ فِیۡہَا نَصَبٌ وَّ مَا ہُمۡ مِّنۡہَا بِمُخۡرَجِیۡنَ ﴿۴۸﴾ نہ تو وہاں انہیں کوئی تکلیف چھو سکتی ہے اور نہ وہاں سے کبھی نکالے جائیں گے

آیت نمبر 49

آیات نمبر 49 تا 60 میں اس حقیقت کا بیان کہ اللہ بہت بخشنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے لیکن اس کی سزا بھی بہت سخت ہوتی ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آنے والے فرشتوں کا واقعہ۔

نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿49﴾ اے پیغمبر (ﷺ)! میرے بندوں کو بتا دیجئے کہ میں بہت ہی بخشنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہوں وَ اَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ﴿50﴾ اور بلاشبہ میرا عذاب بھی نہایت ہی دردناک عذاب ہے وَ نَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿51﴾ اور آپ انہیں ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کا حال بھی سنا دیجئے اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا جب وہ ان کے گھر میں داخل ہوئے تو کہا کہ تم پر سلام ہو قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿52﴾ ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ مجھے تو تم سے کچھ خوف سا محسوس ہوتا ہے قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿53﴾ مہمانوں نے کہا کہ ڈرو نہیں، بے شک ہم تمہیں ایک صاحب علم بیٹے کی بشارت دیتے ہیں قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿54﴾ ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ تم مجھے اس وقت اولاد کی بشارت دے رہے ہو جب مجھ پر بڑھاپا آچکا ہے، تم مجھے آخر کس چیز کی بشارت دے رہے ہو؟ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿55﴾ مہمانوں نے کہا کہ ہم آپ کو بالکل صحیح بشارت دے رہے ہیں سو آپ ناامید لوگوں

میں شامل نہ ہوں قَالَ وَ مَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾

ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ گمراہوں کے سوا اپنے رب کی رحمت سے کون ناامید ہو

سکتا ہے؟ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾ پھر ابراہیم علیہ السلام نے

پوچھا کہ اے اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتو! اس بشارت کے علاوہ تمہارے آنے کا اور کیا

مقصد ہے؟ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا

لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۹﴾ انہوں نے کہا کہ ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے

ہیں سوائے خاندان لوط علیہ السلام کے، بے شک ہم ان سب کو بچالیں گے اِلَّا

امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ رکوع [۴] البتہ لوط کی بیوی کے لئے بحکم

الٰہی ہم نے یہ مقدر کیا ہے کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں شامل ہو گی

آیات نمبر 61 تا 84 میں احوال جب فرشتے ابراہیم علیہ السلام کے لئے بشارت اور لوط علیہ السلام کی قوم کے لئے عذاب لے کر آئے اور قوم لوط اپنی نافرمانیوں کی وجہ سے ہلاک کر دی گئی۔۔اسی طرح شعیب علیہ السلام کی قوم اور قوم ثمود بھی اپنی نافرمانیوں کی وجہ سے ہلاک کر دئے گئے۔ان واقعات کے پس منظر میں ایک دفعہ پھر قریش کو تنبیہ کہ اگر تم نشانی دیکھنا چاہتے ہو تو ان ہلاک شدہ قوموں کی نشانیاں ایک ایسی شاہراہ پر موجود ہیں جہاں سے تم اکثر گزرتے ہو۔

فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ۣالْمُرْسَلُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿٦٢﴾ پھر وہ اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے جب لوط علیہ السلام کے پاس پہنچے تو لوط علیہ السلام نے کہا کہ آپ لوگ کچھ اجنبی سے معلوم ہوتے ہیں قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿٦٣﴾ فرشتوں نے جواب دیا کہ بلکہ ہم تو آپ کے پاس وہی چیز لے کر آئے ہیں جس کے بارے میں یہ لوگ شک کیا کرتے تھے وَ اَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٦٤﴾ اور ہم آپ کے پاس یقینی بات لے کر آئے ہیں اور ہم بالکل سچ کہتے ہیں فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَ اتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَ لَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّ امْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٥﴾ سو آپ رات کے کسی حصہ میں اپنے گھر والوں کو لے کر اس بستی سے نکل جائیں اور آپ خود ان سب سے پیچھے رہیں، آپ لوگوں میں سے کوئی شخص پیچھے مڑ کر نہ دیکھے اور آپ کو جہاں جانے کا حکم دیا گیا ہے اس طرف چلے جائیں وَ قَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿٦٦﴾ اور ہم نے لوط علیہ السلام کے پاس وحی کے ذریعہ اپنا یہ

فیصلہ بھیج دیا کہ صبح ہوتے ہوتے اس قوم کی جڑ ہی کاٹ دی جائے گی وَ جَآءَ اَهْلُ
الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٦٧﴾ اور اس اثنا میں شہر کے لوگ خوشیاں مناتے ہوئے
لوط علیہ السلام کے پاس آ پہنچے قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿٦٨﴾ وَ
اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لَا تُخْزُوْنِ ﴿٦٩﴾ لوط علیہ السلام نے ان سے کہا کہ بے شک یہ سب
میرے مہمان ہیں، پس مجھے ان کے سامنے رسوانہ کرو اور اللہ سے ڈرو اور مجھے ذلیل
نہ کرو قَالُوْٓا اَوَ لَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٠﴾ وہ کہنے لگے کہ ہم نے تجھے اس
بات سے منع نہیں کیا تھا کہ دنیا جہان کے لوگوں کو اپنا مہمان نہ بنایا کرو قَالَ هٰٓؤُلَآءِ
بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٧١﴾ لوط علیہ السلام نے کہا کہ اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے
تو یہ میری قوم کی ساری بیٹیاں موجود ہیں لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ
يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٢﴾ اے پیغمبر (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)! آپ کی عمر کی قسم، اس وقت وہ لوگ اپنی گمراہی
کے نشہ میں مدہوش ہو رہے تھے [★] فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ﴿٧٣﴾
آخر کار سورج نکلتے نکلتے ان کو ایک ہولناک آواز نے آ پکڑا فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا
سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿٧٤﴾ پھر ہم نے اس بستی کو
الٹ کر رکھ دیا اور اس پر پتھر کی طرح سخت مٹی کے کنکروں کی بارش کر دی اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿٧٥﴾ بلاشبہ اس واقعہ میں اہل فراست کے لئے بڑی
نشانیاں ہیں وَ اِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿٧٦﴾ اور اس بستی کے آثار ایک عام شاہراہ
پر اب بھی موجود ہیں اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾ یقیناً اس میں اہل ایمان

کے لئے بڑی سبق آموز نشانیاں ہیں وَ اِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ﴿۷۸﴾
اور بلاشبہ ایکہ کے رہنے والے شعیب علیہ السلام کی قوم کے لوگ بھی بڑے سرکش
تھے فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَ اِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۹﴾ رکوع [۵] سو ہم نے ان
سے بھی انتقام لے لیا اور ان دونوں بستیوں کے کھنڈرات ایک شاہراہ عام پر واقع ہیں
وَ لَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۸۰﴾ اور بلاشبہ وادی حجر کے رہنے
والوں نے بھی ہمارے رسولوں کو جھٹلایا تھا یہ قوم ثمود کا واقعہ ہے وَ اٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا
فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۸۱﴾ اور باوجودیکہ ہم نے انہیں اپنی نشانیاں دکھائیں مگر
وہ پھر بھی ان سے روگردانی ہی کرتے رہے وَ كَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ
بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ﴿۸۲﴾ وہ پہاڑوں کو تراش کر ان کے اندر گھر بناتے تھے تاکہ ان میں
امن و اطمینان سے رہیں فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ﴿۸۳﴾ تو ان کو بھی صبح
ہوتے ہوئے ایک ہولناک آواز نے آ پکڑا فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾ اور جو کچھ انہوں نے اپنی سعی و عمل سے کمایا تھا وہ کچھ بھی ان کے کام
نہ آیا